تقریر

پسرِ موعود کی دو علامات

وہ بشیر الدولہ ہو گا، وہ عالَم کباب ہو گا

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22)

اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

سامعین کرام! آج مجھے جس اہم موضوع پر لب کُشائی کرنی ہے وہ پیشگوئی مصلح موعود کی دو علامات **وہ بشیر الدولہ ہو گا، وہ عالَم کباب ہو گا** ہے

صُحفِ آسمانی واحادیث اور صلحائے امت کی پیشگوئیوں میں جہاں موعود اقوام، مسیح موعود، مہدی معہود اور امام آخر الزماں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہاں اس کے ساتھ ہی اس کی آسمانی بادشاہت کے وارث ایک عظیم الشان بیٹے کی پیشگوئی بھی موجود ہے۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام الٰہی منشا کے ماتحت 1886ء میں چلہ کشی کے لیے ہوشیار پور تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پسرِ موعود کی مہتم بالشان پیشگوئی سے نوازا۔

پسر موعود کی پیشگوئی اس شان کی تھی کہ اس کی علامات کے بارے میں الہامات کا سلسلہ بعد میں بھی جاری رہا اور اللہ تعالیٰ نے اس موعود بیٹے کی کئی علامات اس کی پیدائش کے بعد بھی عطا کیں۔ بعد میں عطا ہونے والی علامات میں سے دو علامات کا تذکرہ اس وقت مَیں اپنی تقریر میں کروں گا۔ یہ دو علامات اور پسر موعود کے الہامی نام **بشیر الدولہ اور عالَم کباب**، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1906ء میں عطا ہوئے جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سترہ سال کے ہو گئے تھے اور آپؓ جماعت میں اپنی علمی و انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے معروف ہو چکے تھے۔

بشیر الدولہ اور عالَم کباب کے الہامات

سامعین!

19؍فروری 1906ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عالَمِ خواب میں دیکھا کہ

"منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے تب خواب سے حالتِ الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا:"بشیر الدولہ"۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہو گا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جائے اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحب دولت ہو لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہو گا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔" (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 510-511)

7؍جون 1906ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا جس کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں:

"بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کے دو نام ہوں گے۔(1)بشیر الدولہ (2)عالَم کباب"

یہ ہر دونام بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہوئے اور اِن کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے:

(1)بشیر الدّولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لیے بشارت دینے والا ہو گا۔ اُس کے پیدا ہونے کے بعد (یا اُس کے ہوش سنبھالنے کے بعد) زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہِ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

(2)عالَم کباب سے یہ مراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کر لے دُنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دُنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اِس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالَمِ کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اِس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لیے ایک نشان ہو گا۔ بشیر الدولہ کہلائے گا اور اِس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لیے قیامت کا نمونہ ہو گا عالَمِ کباب کے نام سے موسُوم ہو گا۔" (تذکرہ صفحہ 533-534)

اسی طرح 19 جون 1906ء کو بذریعہ الہامِ الٰہی آپ کو مذکورہ بالا بیٹے کے 9 ناموں کے بارے میں بتایا گیا جس میں بشیر الدولہ اور عالَم کباب کے نام بھی شامل ہیں۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 537)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کے حاشیے میں اس بیٹے کے ناموں میں لکھا ہے۔

"(1) بشیر الدولہ۔ کیونکہ وہ ہماری فتح کے لیے نشان ہو گا.....(3) عالم کباب" (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر 22 صفحہ 109 حاشیہ)

سامعین! مذکورہ بالا الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ لڑکا جس کے صفاتی نام بتائے جا رہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے بشیر الدولہ یعنی باعثِ اقبال وبشارت دینے والا اور فتح کا نشان ہو گا اور مخالفین کے لیے قیامت کا نمونہ ہو گا اور اس کے دور میں دنیا میں زلازل آئیں گے اور جنگیں ہوں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دعویٰ مصلح موعود

اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1944ء میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا کہ مَیں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں جس کی پیشگوئی 20 فروری 1886ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمائی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے پسر موعود کی پیشگوئی کی 52 علامات کا ذکر فرمایا اور ان 52 علامات کو اپنی ذات پر چسپاں فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے 47ویں اور 48ویں علامت یہ بیان فرمائی کہ

"وہ عالم کباب ہو گا۔ یعنی اس کے زمانہ میں بڑی بڑی جنگیں ہوں گی۔ چنانچہ پہلی جنگ عظیم بھی میرے زمانہ خلافت میں ہوئی اور اب دوسری جنگ بھی میرے زمانہ میں ہو رہی ہے۔

اڑتالیسویں وہ بشیر الدولہ ہو گا۔ یعنی جس حکومت میں وہ ہو گا خدا اس حکومت کی فتح کی خبر اسے دے گا۔" (دعویٰ مصلح موعود کے متعلق پُر شوکت اعلان از انوار العلوم جلد 17 صفحہ 167)

منظور محمد کے بیٹے کی وضاحت

سامعین! ضمناً یہاں ایک امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے کہ بشیر الدولہ اور عالم کباب کے الہامی نام جو عطا ہوئے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں منظور محمد صاحب کے بیٹے کے لیے بیان کیے ہیں۔ ان کا تو بیٹا نہیں تھا تو یہ پسر موعود کے صفاتی نام کس طرح ہو سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الہامات کے آغاز میں ہی یہ تحریر فرما دیا تھا کہ

"معلوم نہیں منظور محمد کے لفظ سے کس طرف اشارہ ہے...اور یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحبِ دولت ہو۔" (تذکرہ ایڈیشن جلد چہارم صفحہ 510-511)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر الدولہ اور عالَمِ کباب کی تشریح میں فرمایا:

"بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لیے بشارت دینے والا ہو گا... غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لیے ایک نشان ہو گا بشیر الدولہ کہلائے گا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لیے قیامت کا نمونہ ہو گا عالم کباب کے نام سے موسوم ہو گا" (تذکرہ ایڈیشن جلد چہارم صفحہ 533-534)

اس تشریح سے بات عیاں ہو جاتی ہے کہ یہ علامات اس مہتم بالشان پیشگوئی کا حصہ ہیں جو پسر موعود کی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا کی اور منظور محمد سے مراد آپ علیہ السلام کا ہی بابرکت وجود ہے جو کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے منظورِ نظر اور عاشقِ صادق ہیں۔ پیشگوئیوں میں اس قسم کے الفاظ کا استعمال خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں بھی استعارات کا استعمال ہوا ہے۔ حضرت یوسفؑ کی خواب قرآن میں درج ہے۔ سورج چاند ستارے دیکھے تو اس سے مراد والدین اور بھائی تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر وکسریٰ کے محلات کی کنجیاں خواب میں دیکھیں کہ وہ آپؐ کو تھمائی گئی ہیں لیکن حضرت عمرؓ کے دور میں قیصر وکسریٰ کی فتوحات ملیں۔ وہ خواب تو سچا نکلا اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے دور میں پورا ہوا۔

بشیر الدولہ، عالَمِ کباب اور اس کے ساتھ جو علامات الہام ہوئی ہیں یہ سب وہ علامات ہیں جو 20 فروری 1886ء والی پیشگوئی میں مختلف انداز میں بیان ہو چکی ہیں۔ مثلاً 20 فروری والی پیشگوئی میں بشیر کی صفت کا ذکر ہے۔ کلمۃ اللہ کا ذکر ہے۔ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت کے نام سے یاد کیا گیا۔ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب بھی قرار دیا گیا۔ اسی طرح اس پیشگوئی میں مخالفین کی تباہی کا بھی تذکرہ ہے۔

اس لحاظ سے یہ دونوں علامات بشیر الدولہ اور عالم کباب اس پسر موعود کی علامات کی تشریح وتسلسل ہے جو 20 فروری والی پیشگوئی پسر موعود میں بیان کی گئی ہیں۔

بشیر الدولہ کی علامت کا ظہور

سامعین! بشیر الدولہ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ

☆...وہ موجب خوشحالی اور دولت مندی ہو گا۔

☆...وہ اقبال مند اور صاحب دولت ہو گا۔

☆...وہ ہماری دولت اور اقبال کے لیے بشارت دینے والا ہو گا۔

☆...اس کی پیدائش کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہ کثیر ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے دعویٰ کے وقت بشیر الدولہ کی تشریح میں فرمایا:

☆...''وہ بشیر الدولہ ہو گا یعنی جس حکومت میں وہ ہو گا خدا اس کی حکومت کی فتح کی خبر اسے دے گا۔''

بشیر الدولہ کی مذکورہ علامات کو ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات میں دیکھتے ہیں تو بڑی شان کے ساتھ انہیں پورا اُترتا ہوا دیکھتے ہیں۔ آپ کی ذات جماعت کے لیے موجب خوشحالی اور باعث اقبال ثابت ہوئی۔ بشیر الدولہ کا الہام 1906ء میں ہوا۔ یہ وہ سال ہے جب حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے محض 17 سال کی عمر میں تشحیذ الاذہان جیسا علمی رسالہ قادیان سے نکالا اور اس کے علمی معیار کا اعتراف اپنوں اور غیروں سبھی نے کیا۔ یہ سہ ماہی رسالہ تھا اور اس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عطا کردہ ہے۔

ایڈیٹر الحکم حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے تشحیذ الاذہان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

''رسالہ تشحیذ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایڈیٹری سے نکلتا ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حق بات ہے کہ رسالہ مذکور کے ایڈیٹر کی زبان اور قلم میں بھی وہی شان جلوہ گر ہے جو ہم سب کے آقا اور محبوب مسیح و مہدی کی زبان اور قلم میں تھی'' (الحکم 21، فروری 1909ء)

ہفتہ وار نیرّ اعظم مراد آباد نے لکھا:

''بلا مبالغہ اسلامی رسالوں میں ریویو آف ریلیجنز کے بعد اس کا شمار کرنا چاہیے۔ مذہب اسلام کو اس کے اجرا سے بہت مدد ملے گی۔'' (تشحیذ الاذہان جلد اوّل نمبر 2 صفحہ ج)

پندرہ روزہ رسالہ البیان لکھنؤ نے لکھا:

''مارچ 1906ء سے یہ رسالہ قادیان ضلع گورداسپور سے ماہوار اردو زبان میں شائع ہوتا ہے... مضامین زور دار ہیں اور بڑی قابلیت سے لکھے گئے ہیں۔ اس رسالہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ایک پیشوائے مذہب کے گھر سے شائع ہوتا ہے اور امام وقت کے صاحبزادے اس کو ایڈٹ کرتے ہیں۔'' (تشحیذ الاذہان جلد اوّل نمبر 2 صفحہ ج-د)

مولوی محمد علی صاحب نے تبصرہ کیا کہ

''اس رسالہ کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب حضرت اقدسؑ کے صاحبزادہ ہیں اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بیّن دلیل کے پیش کرتا ہوں جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔

صاحبزادہ صاحب کی... دین کی یہ ہمدردی اور دین کی حمایت کا یہ جوش... ایک خارق عادت بات ہے... وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا؟... اے بدقسمت لوگو! غور کرو! کیا مفتری کی اولاد جو اس کے زمانہ میں پرورش پائے ایسی ہوا کرتی ہے؟'' (ریویو آف ریلیجنز مارچ 1906ء صفحہ 117)

بس الہام بشیر الدولہ کے سال میں حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے ایسا علمی کارنامہ سرانجام دیا کہ جس سے وہ جماعت کے لیے صاحب اقبال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ٹھہرے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے صدر انجمن احمدیہ کا قیام فرمایا تو آپ کو مجلس معتمدین کا ممبر مقرر فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر محض 17 سال تھی۔ جماعت کی ترقی کے لیے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی اپنا کردار ادا کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دورِ خلافت میں بھی جماعت کی حمایت اور سربلندی کے لیے تن من دھن کی بازی لگائی۔ انجمن انصار اللہ کی بنیاد 1911ء میں ڈالی۔ اسی طرح 1913ء میں اخبار الفضل جاری فرمایا۔

1914ء میں آپؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور تقریباً 52 سالہ دَورِ خلافت میں آپؓ جماعت کے لیے بشیر الدولہ ثابت ہوئے۔ جماعتِ احمدیہ کے لیے فتوحات کے دروازے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے کھولے جو کہ ایک لمبی داستان ہے۔

آپؓ نے 1919ء میں صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام فرمایا۔ 1919ء میں ہی دار القضاء کا نظام جاری کیا۔ 1922ء میں مجلس مشاورت کے باقاعدہ نظام کا اجرا فرمایا۔ آپؓ نے جماعت کو ذیلی تنظیموں میں تقسیم کیا اور لجنہ اماء اللہ 1922ء مجلس خدام الاحمدیہ 1938ء اور مجلس انصار اللہ 1940ء میں قائم فرمائی۔ تقسیم ہندوستان کے بعد پاکستان میں 1948ء میں نئے مرکز احمدیت ربوہ کا قیام آپ کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ تبلیغ اسلام اور تربیت کے نظام کے لیے تحریک جدید 1934ء میں اور وقف جدید 1957ء میں قائم فرمائی۔ غیر ممالک میں شوکتِ اسلام دکھانے اور دعوتِ اسلام پہنچانے کے لیے 1924ء اور 1955ء میں آپؓ نے یورپ کے سفر اختیار فرمائے۔

اسلام، قرآن، فلسفہ، تربیت، فقہ، سیرت، سیاسیات، اخلاقیات، اسلامی عقائد، جماعتی علم الکلام اور متفرق موضوعات پر 225 سے زائد کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔ آپ کی تفسیر کبیر، تفسیر صغیر کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے پر بیّن ثبوت ہیں۔

سامعین! آپؓ کے عہدِ مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور افریقہ، امریکہ، یورپ اور جزائر میں اسلام کا پیغام پہنچا اور احمدیت کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوئیں۔ آپؓ نے فدائین اور سرفروش واقفین اور مبلغین کی ایک کثیر تعداد تیار کر دی جو دنیا بھر میں پھیل گئے اور دنیا کو الٰہی بشارت دینے کا سبب بنے۔ الغرض آپ کے بشیر الدولہ ہونے کی داستان بہت طویل ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے بشیر الدولہ کی یہ بھی تشریح فرمائی کہ جس حکومت میں وہ ہو گا خدا اس کی حکومت کی فتح کی خبر اسے دے گا۔ چنانچہ آپ نے دو حکومتوں (1) انگریزوں کے دور میں 1947ء تک کا وقت گزارا اور اس دور میں جنگ عظیم اوّل اور جنگ عظیم دوم لڑی گئیں۔ دونوں جنگوں میں انگریزوں اور ان کے اتحادیوں کو فتوحات نصیب ہوئیں۔ تحریکِ پاکستان میں بھی آپ نے بشیر الدولہ کا کردار ادا کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی پیشگوئیاں جن کا تعلق زلزلہ عظیمہ اور جنگوں اور جماعتی ترقی کے ساتھ تھا وہ آپ کی پیدائش کے بعد یا آپ کے عہد خلافت میں پوری ہوئیں۔ اس لحاظ سے بھی آپ بشیر الدولہ ٹھہرے۔

عالمِ کباب کی علامت کا ظہور

پسر موعود کی علامت "عالمِ کباب" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح کے مطابق یہ ہے کہ

☆... آپ کے پیدا ہونے کے بعد دنیا پر سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔

☆... مخالفوں کے لیے قیامت کا نمونہ ہو گا۔ اس لیے عالم کباب سے موسوم ہو گا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے پسر موعود کی 47ویں علامت عالم کباب کو ٹھہرایا اور فرمایا کہ

☆... اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے زمانے میں بڑی بڑی جنگیں ہوں گی۔

یوں یہ علامت اللہ تعالیٰ کی قہری تجلّی کے ظہور سے تعلق رکھتی ہے جس کا ایک ظہور تو من حیث المجموع پوری دنیا کے ساتھ ہے کہ جنگ و جدال سے بہت تباہی آئے گی اور زلزلے آئیں گے اور دوسری طرف جماعتی مخالفین کو بھی شرمندگی اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ ہر لحاظ سے یہ علامت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

دنیا میں بڑی بڑی آفتیں، زلزلے، جنگیں اس دَور میں مسلط ہوئیں اور عالمگیر جنگیں بھی ہوئیں اور تاریخ میں معروف جنگ عظیم اوّل اور جنگ عظیم دوم دونوں حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں لڑی گئیں۔ آپؓ نے فرمایا۔ "وہ عالمِ کباب ہو گا یعنی اِس کے دَورِ حیات میں ایسی عالمگیر تباہیاں آئیں گی جو سب کو بھون کر رکھ دیں گی" (سوانح فضلِ عمر جلد 1 صفحہ 54)

زلزلوں کا آنا

زلزلوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قہری تجلّی کا ظہور اس دور میں کیا تا کہ لوگ اپنے خالق اور اس کے مامور کو پہچان سکیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ یہ پیشگوئی 1905ء میں ہندوستان میں پوری ہوئی جب زلزلہ نے تباہی مچادی اور بیس ہزار سے زائد افراد اس زلزلے کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے۔

1906ء میں ایکواڈور، تائیوان اور چلّی میں زلزلے آئے جس سے ہزاروں ہلاکتیں ہوئی۔ 1907ء میں تاجکستان میں زلزلے سے 15000 افراد ہلاک ہوئے۔ 1908ء میں اٹلی میں آنے والے زلزلے نے تباہی مچائی اور 80 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ 1915ء میں اٹلی میں پھر زلزلہ آیا 30 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ 1923ء کے زلزلے نے جاپان میں تباہی مچادی اور ایک لاکھ چالیس ہزار افراد لقمہ اجل بنے۔ 1927ء میں چین میں تباہ کن زلزلہ سے چالیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ 1929ء اور 1930ء ایران میں زلزلوں سے تباہی ہوئی۔ 1934ء نیپال / بہار میں زلزلہ سے بارہ ہزار سے زائد لوگ ہلاک ہوئے۔ 1935ء میں بلوچستان میں آنے والے زلزلہ نے تباہی مچائی اور کوئٹہ شہر تباہ ہوا۔ تیس سے ساٹھ ہزار افراد کی ہلاکت کا ذکر ملتا ہے۔ 1939ء میں چلّی میں زلزلہ سے 28 ہزار افراد اور ترکی میں 32 ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ 1945ء میں بلوچستان میں پھر زلزلہ آیا اور چار ہزار سے زائد لوگ مارے گئے۔ 1950ء میں تبت آسام میں زلزلہ سے بہت جانی نقصان ہوا۔ بڑے زلزلوں کی یہ ایک مختصر جھلک تھی جو حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں آئے۔

جنگ و جدال

آپؓ کے زمانے میں بڑی بڑی جنگوں کا ہونا بھی عالم کباب ہونے کی نشانی تھی۔ چنانچہ بیسویں صدی میں دنیا میں بہت سی جنگیں لڑی گئیں جن میں دو جنگیں تو عالمی نوعیت کی تھیں۔ جنگ عظیم اوّل اور جنگ عظیم دوم۔ جنگ عظیم اوّل اس وقت شروع ہوئی جب آپؓ مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور جنگ عظیم دوم اس وقت جاری تھی جب آپؓ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ گویا آپؓ کے عہد کے ساتھ جنگوں کا ہونا ایک بڑی علامت تھی۔ اسی طرح آپ کی وفات سے دو ماہ پہلے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ ہوئی۔ یوں عالم کباب ہونے کی پیشگوئی اس رنگ میں بھی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ ان جنگوں کے علاوہ دنیا بھر میں مختلف خطوں میں بیسویں صدی میں جنگیں لڑی گئیں جن میں لاکھوں لوگ مارے گئے۔ انتہائی اختصار کے ساتھ صرف اشارۃً بعض جنگوں کا ذکر درج ذیل ہے۔

روس اور جاپان کے درمیان جنگ 1904-1905ء میں ہوئی۔ 1911-1912ء میں اٹلی اور ترک ریاستوں کے درمیان جنگ شمالی افریقہ میں ہوئی۔ 1914ء سے 1918ء کے درمیان جنگ عظیم اوّل ہوئی۔ اس جنگ میں جرمنی، ہنگری، آسٹریا اور ترکی نے اتحادیوں کے خلاف جنگ کی جن میں فرانس، برطانیہ، روس، اٹلی، جاپان اور امریکہ شامل تھے۔ اس جنگ میں اتحادیوں کو فتح ملی۔ اس جنگ میں 85لاکھ فوجی اور ایک کروڑ تیس لاکھ سویلین مارے گئے۔ 1918ء سے 1920ء میں روس اور پولینڈ کی جنگ ہوئی اس میں ہزاروں فوجی اور سویلین ہلاک ہوئے۔ 1932ء تا1935ء کے دوران بولیویا اور پیراگوئے کے درمیان شدید جنگ ہوئی جسے Chaco War کہتے ہیں۔ ایک لاکھ سے زائد لوگ اس میں مارے گئے۔ 1935ء تا1936ء میں اٹلی اور ایتھوپیا کی جنگ ہوئی۔ 1936ء تا1939ء سپین میں خانہ جنگی شروع ہوگئی جس میں اٹلی اور جرمنی کی حمایت سے باغیوں نے جنگ کی اس میں پانچ لاکھ سے زائد جانوں کا نقصان ہوا۔

1937ء تا1945ء چین اور جاپان کی جنگ میں بہت جانی نقصان ہوا۔ روس اور فن لینڈ کے درمیان 1939ء اور 1940ء میں جنگ ہوئی اور پھر 1939ء سے 1945ء تک دنیا میں جنگ عظیم دوم لڑی گئی۔ یہ جنگ جرمنی، اٹلی اور جاپان نے اتحادیوں کے خلاف لڑی جس میں امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس اور ان کے اتحادی شامل تھے۔ اس جنگ میں چار سے پانچ کروڑ انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ 1944-1945ء تک یونان کی خانہ جنگی میں بھی شدید جانی نقصان ہوا۔ عرب اسرائیل جنگ جو 1948ء اور پھر 1956ء اور 1967ء میں ہوئی اور آج تک متنازعہ خطہ ہے اس میں لاکھوں جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ 1950-1953ء میں کوریا کی جنگ جو کہ شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان ہوئی اور بڑی بڑی طاقتوں نے ایک دوسرے کا ساتھ دیا اس میں 25لاکھ سے زائد لوگ مارے گئے۔ ویتنام کی جنگ جو 1954ء سے 1975ء تک جاری رہی یہ کمیونسٹوں اور امریکہ کے درمیان جنگ تھی۔ اس جنگ میں پچاس لاکھ سے زائد جانوں کا نقصان ہوا۔ یوں حضرت مصلح موعودؓ کے عہد کا عالَم کباب ہونا ایک بہت بڑی داستان ہے۔

مخالفین کے لیے قیامت کا نمونہ

عالم کباب کی علامت میں یہ بات بھی داخل تھی کہ آپؓ اپنے مخالفین کے لیے قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ مخالف خواہ اندرونی ہوں یا بیرونی ہر دو مخالفتوں کے وقت آپؓ کوہِ وقار بنے رہے اور مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تائید الٰہی سے مخالفین کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھی گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا سارا عہد اندرونی اور بیرونی مخالفتوں اور سازشوں سے معمور ہوا ہے اور آپؓ نے ان تمام مخالفتوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آغاز خلافت میں منکرین خلافت کے فتنہ کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپؓ ان کے لیے عالم کباب بنے رہے۔ اسی طرح کئی اور اندرونی فتنوں کا سامنا تیس کی دہائی اور پچاس کی دہائی میں آپؓ نے کیا اور مخالفین ناکام ہوئے۔

بیرونی مخالفتوں کی داستان بھی بہت طویل ہے۔ کئی مخالفتوں میں آپؓ کے مخالفین کو حکومتی پشت پناہی بھی حاصل تھی لیکن آپؓ کے وجود کے سامنے وہ مخالفین خس و خاشاک کی طرح ہَوا میں اُڑ گئے۔ 1934ء میں احرار نے کئی قوتوں کے ساتھ مل کر قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی بڑھ ماری لیکن آپؓ ایک طرف تو جماعت کو حوصلہ دیتے ہوئے ان کے لیے بشیر الدولہ ثابت ہوئے تو دوسری طرف فرمایا کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ یہ زمین نکلتی ہوئی سب نے مشاہدہ کی اور ایسے میں آپؓ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام اور الٰہی بشارات کو دنیا بھر میں پھیلانے کی مضبوط بنیاد رکھی جس کے افضال کا مشاہدہ آج ہم دنیا بھر میں کر رہے ہیں۔ 1953ء میں بھی مخالفین نے جماعت کے خلاف مخالفت کا پہاڑ کھڑا کرنے کی کوشش کی اور مخالفانہ شورش بپا کی لیکن ایسے حالات میں بھی مخالفین کی مخالفت ان کے اوپر پڑی اور جماعت حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں سرخرو ہو کر شاہراہِ ترقی پر گامزن رہی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ سیدنا محمودؓ کے جاری کردہ منصوبوں اور سکیموں اور آپؓ کے مشن کی تکمیل کے لیے زیادہ وسعت کے ساتھ سعیٔ پیہم کر رہی ہے اور اس کے نیک نتائج کا مشاہدہ ہر احمدی ہر روز ہر خطے میں کرتے ہوئے پسر موعود کی علامات کے پورا ہونے پر گواہ بنتا ہے۔ الغرض پیشگوئی پسر موعود کی مذکورہ بالا دونوں علامات بشیر الدولہ اور عالم کباب بڑی شان کے ساتھ سیّدنا محمود کی ذات میں پوری ہوئیں۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(تیار شدہ: ایم ایم طاہر)

✿✿✿✿